Digitized by Khilafat Library Rabwah

55

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۹ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ ، ۲۲ احسان ۱۳۵۱ ہش ، ۲۲ جون ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۴۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صبح پونے چھ بجے بذریعہ کار بغرض تبدیلی آب و ہوا ربوہ سے باہر تشریف لے گئے۔ روانگی سے پہلے حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور جو احباب حضور کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے انہیں مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ حضور کے ہمراہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ بھی تشریف لے گئی ہیں۔ ان کے علاوہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ان کی بیگم صاحبہ محترمہ اور صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب ابن حضور ایدہ اللہ نیز مکرم مولوی عبد الحکیم صاحب اکمل پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئے ہیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی اور محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ایک مخلص نوجوان کی وفات

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

افسوس کے ساتھ یہ لکھا جاتا ہے کہ عزیزم داؤد احمد صاحب ابن ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب میڈیکل پریکٹیشنر دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی حکیم قطب الدین صاحب کے پوتے تھے بہت مخلص، دیندار اور ملنسار نوجوان تھے۔ تبلیغ کا خاص شوق رکھتے تھے۔ خلیفہ وقت سے بہت پیار رکھنے والے، نمازوں، دعاؤں اور صدقہ و خیرات کے عملی طور پر پابند تھے۔ غرض بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور انکے والد محترم اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلاء الٰہی سلسلوں کا ایک ضروری اور اہم جزو ہوتے ہیں

ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کچوں اور مستقل مزاج رکھنے والوں میں امتیاز پیدا کر دیتا ہے

ایک شخص نے اپنی تکالیف اور ابتلاؤں کا ذکر کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا:۔

"جب اللہ تعالیٰ کسی آسمانی سلسلہ کو قائم کرتا ہے تو ابتلاء اس کی جزو ہوتے ہیں جو اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے ضروری ہوتا ہے کہ اس پر کوئی نہ کوئی ابتلاء آوے تاکہ اللہ تعالیٰ کچے اور مستقل مزاجوں میں امتیاز کر دے اور صبر کرنے والوں کے مدارج میں ترقی ہو۔ ابتلاء کا آنا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا کہنے پر ہی چھوڑ دیئے جاویں کہ ہم ایمان لائے اور ان پر کوئی ابتلاء نہ آوے ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ وہ غداروں اور کچوں کو الگ کر دے۔ پس ایمان کے بعد ضروری ہے کہ انسان دکھ اٹھاوے بغیر اس کے ایمان کا کچھ مزا ہی نہیں ملتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رض کو کیا کیا مشکلات پیش آئیں اور انہوں نے کیا کیا دکھ اٹھائے۔ آخر ان کے صبر پر اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے بڑے مدارج اور مراتب عالیہ عطا کئے۔ انسان جلد بازی کرتا ہے اور ابتلاء آتا ہے تو اس کو دیکھ کر گھبراجاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ دنیا ہی رہتی ہے اور نہ دین ہی رہتا ہے مگر جو صبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا اور ان پر انعام واکرام کرتا ہے۔ اس لئے کسی ابتلاء پر گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ابتلاء مومن کو اللہ تعالیٰ کے اور بھی قریب کر دیتا ہے اور اس کی وفاداری کو مستحکم بناتا ہے لیکن کچے اور غدار کو الگ کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۹، ۱۰۰)

احباب جماعت کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اشاعت قرآن کے پروگرام کے تحت اب تک قرآن مجید انگریزی ترجمہ پاکٹ سائز۔ حمائل سائز اور قرآن مجید سادہ شائع ہو چکے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید مع اردو ترجمہ (تفسیر صغیر) بھی طبع ہو کر تیار ہو گیا ہے۔ اس کا حجم ۹۷۲ صفحات $\frac{20 \times 30}{16}$ سائز پر ہے۔ آفسٹ کاغذ پر عمدہ طباعت ہے اور اعلیٰ جلد۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت لاگت کے مطابق سات روپے ہدیہ رکھا گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس تحفہ کو جلد از جلد حاصل کر لیں اور اپنے دوستوں کو تحفۃً بھی پیش کریں۔ خواہشمند احباب ادارۃ المصنفین ربوہ سے طلب کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲؍احسان ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاشرتی امن سے متعلق اسلام کی پُر حکمت تعلیم

قبل ازیں ہم اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ فی زمانہ مغرب کی مادی تہذیب اور اس کے سراسر مادی نظریات کے زیر اثر آج ہر جگہ معاشرہ میں پروان چڑھنے والے فساد کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی پر حقوق کو مقدم رکھنے کا رجحان خطرناک طور پر بڑھتا جارہا ہے حتیٰ کہ حقوق حاصل کرنے کے جوش میں ہوش کو خیر باد کہتے ہوئے سراسر غیر قانونی اور ناجائز طریقے اختیار کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں سمجھا جاتا۔ اِس کے نتیجہ میں امن کا برباد ہونا اور فساد اور بدامنی کا پنپنا ایک قدرتی امر ہے۔

فی زمانہ معاشرہ میں فساد کی اِس بنیادی وجہ پر روشنی ڈالنے کے علاوہ ہم نے یہ بھی بتایا تھا کہ اسلام نے لوگوں کے حقوق بھی متعین کر دئے ہیں اور ان کے فرائض بھی کھول کھول کر بیان کر دئے ہیں لیکن فرائض کی بجاآوری کو حقوق پر بہر طور مقدم رکھا ہے۔ اُس کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ حکومت اور عوام سب خاص تعہد کے ساتھ اپنے اپنے فرائض ادا کریں تاکہ سب کے حقوق از خود باحسن وجوہ ادا ہوتے رہیں۔ اِسلئے قرآن مجید میں اپنے اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے پر تو بہت زور دیا گیا ہے حتیٰ کہ پانچ صد سے زائد اوامر و نواہی کی علّت غائی یہی ہے کہ لوگ اپنے فرائض کے طور پر دوسروں کے حقوق خاص تعہد کے ساتھ ادا کریں لیکن حقوق حاصل کرنے پر اتنا زور نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ حقوق حاصل کرنے کے جوش میں بالعموم لوگ فرائض سے عمداً غفلت برتنے اور صریحاً قانون شکنی کرنے پر اُتر آتے ہیں جس کے نتیجہ میں فساد کی طرح پڑتی اور امن برباد ہوتا ہے۔ اسلام فرائض کی ادائیگی سے غفلت اور قانون شکنی کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کرتا۔ اُس نے تو یہاں تک زور دیا ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ حقوق کا مطالبہ کرنے سے امن برباد ہوتا ہو تو مومنوں کا یہ فرض ہے کہ وہ وقتی طور پر اپنے حقوق سے دست بردار ہو جائیں اور ایک لحظہ کے لئے بھی اپنے فرائض کی ادائیگی سے غافل نہ ہوں اور نہ قانون کو ہاتھ میں لیکر کسی لحاظ سے بھی بدامنی اور فساد کو ہوا دینے کے مرتکب ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث مبارکہ میں فرائض اور حقوق سے متعلق قرآنی تعلیم کو بہت وضاحت سے بیان کیا ہے اور اس امر کو بہت عمدگی سے ذہن نشین کرایا ہے کہ فرائض کی ادائیگی حقوق پر بہرحال مقدم ہے۔ حقوق حاصل کرنے کی خاطر فرائض کی ادائیگی میں غفلت برتنا ہرگز درست نہیں ہے چنانچہ حضرت وائل رضؓ بن حجر سے روایت ہے کہ:۔

سَأَلَ سَلَمَةُ ابْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اِسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔ (مشکوٰۃ باب الامارۃ و القضایا)

یعنی سلمہ بن یزید الجعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور کہا اے اللہ کے نبیؐ! اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہو جائیں جو ہم سے اپنا حق تو طلب کریں لیکن ہمارا حق ہمیں نہ دیں تو آپ ایسے حاکموں کے بارہ میں ہمیں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا ان کی بات سُنو اور اطاعت کرو کیونکہ اُن پر وہ بات واجب ہے جس کے لئے انہیں مکلّف کیا گیا ہے اور تم پر وہ بات واجب ہے جس کے لئے تمہیں مکلّف کیا گیا ہے۔

مشکوٰۃ کے حاشیہ میں اِس حدیث کے تحت مرقاۃ کی یہ عبارت درج ہے:۔

فانما عليهم ما حمّلوا بتشديد الميم اى ما كلّفوا من العدل و اعطاء حق الرعية وعليكم ما حمّلتم اى من الطاعة والصبر على البلية وكان الحديث مقتبس من قوله تعالى قُلْ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ٥ وحاصله انّه يجب على كل احد ما كلّف به ولم يتعدّ حدّه قال الطيبى قدّم الجار والمجرور على عامله للاختصاص اى ليس على الامراء الا ما حمله اللّٰه وكلفه عليهم من العدل والتسوية فاذا لم يقيموا بذلك فعليهم الوزر والوبال واما انتم فعليكم ما كلفتم به من السمع والطاعة واداء الحقوق فاذا قمتم بما عليكم فالله تعالى يتفضل عليكم ويثيبكم به۔

یعنی انما علیھم ما حمّلوا میں م پر شدّ ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس کے لئے وہ احکام مکلّف کئے گئے ہیں وہ عدل اور رعیت کے حق ادا کرنا ہیں اور علیکم ما حملتم کا مفہوم یہ ہے کہ جس کے لئے تمہیں مکلّف کیا گیا ہے وہ اطاعت اور تکلیف پر صبر کرنا ہے اور یہ حدیث قرآنی آیت قُلْ أَطِيْعُوا اللّٰهَ...الخ (النور ۵۵) سے ماخوذ ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص پر وہی بات واجب ہے جس کے لئے اسے مکلّف بنایا گیا ہے اور اسے اپنی حد سے آگے نہیں بڑھنا چاہیئے طیبی نے کہا ہے کہ یہاں جار اور مجرور کو اس کے عامل پر اختصاص کی وجہ سے مقدم کیا گیا ہے یعنی امراء (حکام) پر وُہی واجب ہے جس کے لئے انہیں مکلف بنایا گیا ہے، یعنی عدل و انصاف اور مساوات۔ اگر وہ اِس پر عمل نہیں کرتے تو اس کی سزا انہیں ملے گی۔ لیکن تم پر وُہ بات واجب ہے جس کے لئے تمہیں مکلّف بنایا گیا ہے یعنی احکام کو سُنو اور ان کی اطاعت کرو اور حقوق کو ادا کرو۔ پس جب تم ان پر عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر اپنے فضل نازل کرے گا اور تمہیں اس کا ثواب دے گا۔

اِس حدیث شریف اور اس کی مندرجہ بالا شرح سے واضح ہے کہ ہر حالت میں حتیٰ کہ اتلافِ حقوق کی صورت میں بھی مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اطاعتِ حکام سے متعلق خدا تعالےٰ کے عائد کردہ فرض کی ادائیگی سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں اور نہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں کیونکہ فرائض کی ادائیگی بہرصورت و بہرحال مقدّم ہے، اس میں تخلّف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اِسی طرح ایک اور حدیث میں جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آتا ہے:۔

قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً وَأُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَدُّوْا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ (متفق علیہ) — مشکوٰۃ باب الامارۃ والقضایا —

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا تم میرے بعد بعض ایسے آثار اور امور دیکھو گے جنہیں تم اچھا نہیں جانو گے۔ اِس پر حاضرین نے دریافت کیا، یارسول اللہ پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تم لوگوں کے حقوق انہیں ادا کرو اور اپنا حق خدا تعالےٰ سے مانگو۔

اِسلام کی اس واضح تعلیم کی موجودگی میں مسلمان عوام کو یہ حق ہی نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے اپنے حقوق حاصل کرنے کی خاطر قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں اور فساد و بدامنی پر مبنی سراسر غیر قانونی حرکات کے مرتکب ہوں بالخصوص ایک ایسی حکومت کے تحت جو خود ان کے اپنے منتخب کردہ نمائندوں پر مشتمل ہو اور جس نے حقوق کی ادائیگی کا ذمہ اُٹھایا ہو حقوق کے نام پر یہ قانون شکنی اور فرائض کی ادائیگی سے پہلو تہی انتہائی افسوسناک ہے اگر دیکھا جائے تو اسلام کی معاشرتی امن پر مبنی اِس واضح اور غیر مبہم تعلیم کی موجودگی میں ہڑتالوں، گھیراؤ، جلاؤ اور کارخانوں وغیرہ پر قبضہ سے متعلق سراسر غیر قانونی حرکات کی حد سے کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

56

خلیفہ خدا بناتا ہے

مکرم غلام احمد صاحب خادم ربوہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○

(سورۃ النور ع)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے

اس آیہ کریمہ میں خدا تعالیٰ نے امت محمدیہ سے ایک عظیم الشان انعام کا وعدہ فرمایا ہے کہ اگر یہ امت مسلمہ قومی طور پر زندہ خدا پر ایمان لاتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرتے ہوئے اعمال صالحہ بجا لائے گی تو اسے خلافت جیسی عظیم نعمت عطا کی جائے گی۔ خدا تعالیٰ اس میں اپنے خلفاء پیدا فرمائے گا۔

یہ ایک الٰہی وعدہ ہے جو ایمان اور اعمال صالحہ سے مشروط ہے۔ قرآن مجید نے متعدد مقامات پر اس امر پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو بھی خلیفہ بنا دے ہر سچے مومن اور اعمال صالحہ بجا لانے والے مسلمان کا اولین فرض یہ ہونا چاہیئے کہ وہ بلاچون وچرا اس کی اطاعت کرے کیونکہ ہر قسم کی خیر بھلائی اور برکت اس وجود سے وابستہ ہو جاتی ہے جس کو خدا تعالیٰ نے خلعت خلافت پہناتا ہے وہ خدا اور نبی نوع انسان کے درمیان ایک رابطہ اور وسیلہ ہوتا ہے۔ جو انبیاء کرام کے فیض کو ان کی وفات کے بعد بھی امت میں قائم رکھتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں۔ ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تاقیامت رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔ تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔" (شہادت القرآن ص۵۷)

انبیاء کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ خلفاء کے ذریعے سے اس پودا کی آبیاری کرتا ہے جو نبی کے ہاتھ سے لگایا جا چکا ہوتا ہے انبیاء بھی خدا کی طرف سے آتے ہیں اور خلفاء بھی وہی مقرر کرتا ہے۔

حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں۔

"خلیفہ خدا بناتا ہے۔ یعنی اس کے بنانے میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا نہ وہ خود خواہش کرتا ہے اور نہ کسی منصوبہ کے ذریعہ وہ خلیفہ ہوتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو ایسے حالات میں وہ خلیفہ بنتا ہے جبکہ اس کا خلیفہ ہونا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ الفاظ کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ خود ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے وہی دیتا بھی ہے نہ یہ کہ وعدہ تو وہ کرے اور اسے پورا کوئی اور کرے۔ پس اس آیت میں پہلی بات یہ بتائی گئی ہے کہ سچے خلفاء کی آمد خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگی کوئی شخص خلافت کی خواہش کر کے خلیفہ نہیں بن سکتا اور نہ کسی منصوبہ کے ماتحت خلیفہ بن سکتا ہے خلیفہ وہی ہوگا جسے خدا بنانا چاہے گا بلکہ بسا اوقات وہ ایسے حالات میں خلیفہ ہوگا جب کہ دنیا اس کے خلیفہ ہونے کو ناممکن خیال کرتی ہوگی۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۳)

منصب خلافت پر متمکن ہونے والا روحانی اور مقدس وجود جس کو خدا تعالیٰ نے خلعت خلافت پہناتا ہے وہ خدا کا وجود ہوتا ہے وہ خدا کا بھیجا ہوا ہوتا ہے جو کوئی اس پر اعتراض کرتا ہے وہ اس پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ پر اعتراض کر رہا ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن کریم سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً۔ اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا۔۔۔۔ مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل کھایا؟ تم قرآن کریم میں پڑھ لو۔ آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر مجھ پر کوئی اعتراض کرے؟ اور وہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے سربسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اور اگر اباء اور استکبار اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھو کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے۔ تو سعادت مند فطرت اسے اُسْجُدُوا لِآدَمَ کی طرف لے آئے گی۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

نظام خلافت کے بغیر دینی اقدار کی حفاظت ناممکن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اسلامی تاریخ کا سب سے بڑا دکھ اور المیہ نظام خلافت کا ہاتھ سے جاتے رہنا ہے اور آج دنیا کی اکثریت کا اسلام سے روگردان ہونا صرف اسی وجہ سے ہے کہ انہوں نے نظام خلافت کی حفاظت اور قدر نہ کی اور نتیجۃً برکات خلافت سے محروم ہو کر آہستہ آہستہ اسلام سے ہی برگشتہ ہونے لگے۔ کیونکہ میدان خالی ہو چکا تھا اور دشمنان اسلام خصوصاً عیسائیت کے تیر مسلمانوں کے سینوں پر پڑنے لگے۔ ان کے لئے کوئی ڈھال نہ تھی۔ امام اور خلیفہ ایک ڈھال ہوتا ہے جو ایک مومن اور دشمن کے درمیان حائل ہوتی ہے۔

"الامام جنة يقاتل من ورائه"

اصل ڈھال تو امام وقت اور خلیفۃ اللہ ہی ہوتا ہے جس کو خود خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت اور تائید سے کھڑا کرتا ہے اور جس کو وہ اس منصب کے لئے چن لیتا ہے ہر مسلمان پر اس کی اطاعت واجب ہوتی ہے۔ اس کا مؤید خود خدا ہوتا ہے جو اس کی راہنمائی اور تائید فرماتا رہتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کو معزول نہیں کر سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہمارے سامنے ہے۔

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان انه لعل الله يقمصك قميصا فان ارادوك على خلعه فلا تخلعه لهم

(ترمذی ابواب المناقب جزو دوم ص۲۱۳)

یعنی ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عثمان خدا تعالیٰ تجھے ایک قمیص پہنائے گا اور لوگ اس کو اتارنا چاہیں گے مگر تو ان کے لئے اس قمیص کو ہرگز نہ اتارنا۔

یہ قمیص خلافت کی قمیص تھی۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ نے شہادت کو قبول فرما کر اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی عملی تصویر رہتی دنیا تک قائم کر دی۔

آج پھر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق امت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا ہے اور نظام خلافت کی نعمت سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے منافقین نے ردائے خلافت کو اتارنے کا مطالبہ کیا تو آپ نے پرجلال انداز میں فرمایا۔

"مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔۔۔۔ خدا تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو مجھے موت دے دیگا تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو۔ تم معزولی کی طاقت نہیں رکھتے۔۔۔۔۔۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔"

(الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج اگر اسلام کو اکنافِ عالم میں پھیلایا جا رہا ہے اور اسلامی اقدار کی حفاظت ہو رہی ہے تو وہ نظامِ خلافت کی برکات کی وجہ سے ہے اس کی مثال ایک شجرۂ طیبہ کی طرح ہے جو ہر آن میٹھے پھل دیتا ہے اور کسی موسم میں بے ثمر نہیں رہتا۔ یہ نظام جنت نما ہے جس کے گھنے اور ٹھنڈے سایہ تلے خدا اور اس کے رسول کی محبت کی نہریں بہتی ہیں اور اس کی شاخیں شیریں اثمار سے لدی ہوتی ہیں۔

خلافت راشدہ توحید پرستوں کی وہ جزاء ہے جو خدا تعالیٰ اسی دنیا میں ان کو دیتا ہے آسمان پر ایک خدا کے ماننے والے زمین پر ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو کر وحدت ملی کی ایک حسین اور دلکش تصویر پیش کرتے ہیں۔

فی الحقیقت خلافت راشدہ ہی ایک ایسا روحانی نظام ہے جس سے حقیقی توحید کا قیام ممکن ہے چنانچہ قرآن مجید میں توحید خالص کو نظام خلافت کے پھل کے طور پر پیش کیا گیا ہے:۔

یَعْبُدُوْنَنِیْ وَلَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا (النور ع)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو محض اور محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور زندہ و واحد و یگانہ خدا کی پرستش اور عبادت قیامت تک ہوتی رہے گی لہٰذا خلافت جو حقیقی توحید کے قیام کا واحد ذریعہ ہے قیامت تک امت محمدیہ میں جاری رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلافت کے دائمی اور اس نظام کے قیامت تک قائم و دائم رہنے کے متعلق فرماتے ہیں

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔۔۔۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔۔۔۔ اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔

(الوصیت صفحہ ۵)

حضور کے مذکورہ بالا اقتباس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد خلافت ہوگی۔ جس کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے جس کا سب سے بڑا مقصد قیام توحید الٰہی اور غلبۂ اسلام بر ادیان باطلہ ہے۔

آج خلافت ہی ایک مرکزی نقطۂ حیات ہے اور شمع خلافت کے گرد فدایانِ اسلام اور پروانوں کی جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے۔ جو خدمتِ اسلام کے لئے اس کی ہر آواز پر سمعاً و طاعۃً کے سوا کچھ کہنا نہیں جانتی۔ وہ اس کے اشارہ پر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے مستعد رہتی ہے وہ ایک ہاتھ پر اٹھنا اور ایک ہاتھ پر بیٹھنا جانتی ہے اس لئے اپنی ہیئت مجموعی میں کثرتِ تعداد کے باوجود ایک فرد واحد کی طرح زندہ ہے جس کی جان خلافتِ راشدہ میں ہے اور خلیفہ راشد اس کے لئے بمنزلہ دل کے ہے یہ دل قالب بدلتا ہے لیکن خود کبھی نہیں مرتا۔ اس دل کے نام بدلتے ہیں کام نہیں بدلتے یہ کبھی نور الدین کے لباس میں ظاہر ہوتا ہے اور کبھی محمود کا لبادہ اوڑھ کر اور کبھی ناصر احمد بن کر غلامانِ محمد کی قومی زندگی کے سینے میں دھڑکتا ہے اور قیامت تک دھڑکتا رہے گا اس دل پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس کی موت کے خواہاں خود ناکام و نامراد مریں گے کیونکہ ان کی تاریخ ناکامیوں، نامرادیوں اور حسرتوں سے پُر ہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مومن کی قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تم تو مومن ہو (مومن کی) قربانیاں کبھی ضائع نہیں ہوتیں۔ ہاں وہ اپنی شکل بدل سکتی ہیں۔ لوہا جب مارا جاتا ہے تو وہ کشتہ ہو جاتا ہے ـــــ اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ لوہا ضائع ہو گیا۔ بلکہ اس نے اپنی شکل بدل لی ہے۔ اور پہلے سے زیادہ قیمتی ہو گیا ہے۔ اسی طرح اگر تمہاری قربانیاں ضائع بھی ہو جائیں تو وہ کشتہ کی صورت اختیار کر لیں گی۔ اور اگر وہ کشتہ کی صورت اختیار کر لیں گی تو کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ ضائع ہو گئیں۔۔۔۔ اسی طرح ظاہر میں تو انسان کو نقصان نظر آتا ہے لیکن اگر روحانی آنکھ سے دیکھا جائے تو وہ فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے۔"

پس مجاہدین تحریک جدید کو چاہئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں تاکہ ہماری ان قربانیوں کے نتیجہ میں دنیا کے چپہ چپہ پر اسلام کا پرچم لہرانے لگ جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء ربوہ

مکرم چوہدری محمد دین صاحب مجاہد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری مہر دین صاحب وفات پا چکے ہیں مرحوم کے نام قطعہ 9/B رقبہ ایک کنال واقع محلہ دار الصدر شمالی الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں (۱) چوہدری احمد دین (۲) چوہدری عزیز احمد (۳) مسماۃ نذیر بیگم (۴) عزیز بیگم (۵) امیر بیگم پسران و دختران مرحوم (۶) سلطان بیگم بیوہ پلاٹ مذکورہ بالا میرے علاوہ چوہدری احمد دین صاحب کے نام بھی مشترکہ طور پر منتقل کیا جائے۔ دوسرے ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دار القضاء)

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

مورخہ ۱۷-۱۸-۱۹ نبوت/نومبر بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے ۱۷ ویں مرکزی سالانہ اجتماع کے لئے ۱۷-۱۸-۱۹ نبوت/نومبر ۱۳۵۱ھش/۱۹۷۲ء بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

۱۔ میں محکمانہ طور پر چند ایک مشکلات میں مبتلا ہوں اور نقصان کا احتمال ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نقصان سے محفوظ رکھے۔

(چوہدری محمد اسلم سٹیشن ماسٹر پھروالی)

۲۔ میرے بہنوئی نور الحق صاحب شاکر ولد علی اندرسوں حیدر آباد قریباً دو سال سے مسلسل بیمار چلے آ رہے ہیں جن کی بناء پر سخت پریشانی ہے۔ احباب دور کی پریشانی کے لئے دعا فرمائیں

(ذوالفقار احمد شمیم فیکٹری ایریا ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

۲

مسل نمبر ۲۰۸۳۱

میں مرزا محمد امین ولد مرزا وزیر بیگ صاحب قوم مغل پیشہ پنشنر عمر ۷۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد نگر لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ ایک مکان رقبہ اندازاً آٹھ مرلے واقع محمد نگر لاہور۔ قیمت = -/۲۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: مرزا محمد امین ولد وزیر بیگ ۳/۱۸ محمد نگر اقبال روڈ لاہور۔
گواہ شد: مرزا نعیم احمد ولد مرزا محمد امین صاحب۔
گواہ شد: خواجہ محمد اکرم ولد غلام محمد صاحب ۲/۱۹ محمد نگر اقبال روڈ۔ لاہور

مسل نمبر ۲۰۸۳۲

میں صغراں بی بی زوجہ جان محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ۶۹ رکھ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

حق مہر مبلغ ۳۲ روپے صرف
نقد ہزار روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: صغراں بی بی زوجہ جان محمد راجپوت چک نمبر ۶۹ رکھ گھسیٹ پورہ لائل پور۔
گواہ شد: جان محمد راجپوت چک ۶۹ رکھ گھسیٹ پورہ۔ لائل پور
گواہ شد: محمد شریف ولد احمد علی

مسل نمبر ۲۰۸۳۳

میں تاج محمد عرف تاج دین کپور تھلوی احمدی ولد عمر الدین کپور تھلوی احمدی قوم گوجر پیشہ زمیندارہ زراعت عمر ۶۲ سال بیعت مارچ ۱۹۲۴ء ساکن ڈیرہ آرو کے متصل باہڑ یانوالہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:

۱۸ ایکڑ ۱۴ مرلے مندرجہ غیر مزروعہ مالیتی ۲۵ ہزار روپے۔ واقع باہڑ یانوالہ ضلع شیخوپورہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: تاج محمد عرف تاج دین ولد عمر دین احمدی کپور تھلوی ڈیرہ آرو کے سکنہ باہڑ یانوالہ ڈاکخانہ بھکی تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد: علی محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔
گواہ شد: علم دین ولد تاج محمد عرف تاج دین کپور تھلوی حال ڈیرہ آرو کے موضع باہڑ یانوالہ۔ بھکی تحصیل ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۳۴

میں علم دین ولد حسین بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال بیعت اندازاً ۱۹۴۰ء ساکن کوٹ مہری پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ چار ایکڑ زمین کنال مالیتی -/۱۰۹۰۰ روپے
۲۔ مکان مالیتی -/۱۳۰۰ "
۳۔ سفید زمین ۴ مرلے -/۲۰۰ "
میزان -/۱۲۴۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: علم دین ولد حسین بخش صاحب مہری پور ڈاکخانہ کلاسوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: علی حیدر ولد میاں محمد رمضان صاحب مہری پور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: مجید احمد سیالکوٹی ولد محمد عبداللہ صاحب فیکٹری ایریا۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۳۵

میں رحیم بی بی بیوہ نبی بخش صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن ۶۹ رکھ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ -- ۳۲ روپے
۲۔ ۴ کنال زرعی زمین حصہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: رحیم بی بی بیوہ نبی بخش صاحب چک نمبر ۶۹ رکھ گھسیٹ پورہ ڈاکخانہ خاص براستہ شاہ کوٹ ضلع لائل پور۔
گواہ شد: مولوی عبدالرحیم امیر جماعت ۶۹ رکھ گھسیٹ پورہ۔ لائل پور۔
گواہ شد: رحمت اللہ ولد برکت علی سیکرٹری مال "

مسل نمبر ۲۰۸۳۶

میں عائشہ بی بی کپور تھلوی زوجہ تاج محمد صاحب عرف تاج دین کپور تھلوی قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن ڈیرہ آرو کے باہڑ یانوالہ۔ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر مبلغ = -/۷۰۰ روپے
۲۔ ایک تولہ ڈنڈیاں طلائی = -/۲۱۰ روپے
کل میزان = -/۹۱۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ: عائشہ بی بی زوجہ تاج محمد عرف تاج الدین کپور تھلوی ڈیرہ آرو کے متصل باہڑ یانوالہ
گواہ شد: علی محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باہڑ یانوالہ
گواہ شد: نیاز احمد جابر کپور تھلوی

مسل نمبر ۲۰۸۳۷

میں حمیدہ مقبول زوجہ سید مقبول احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت ربوہ جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۳/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ = -/۱۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۸ تولے = -/۱۴۰۰ روپے
۳۔ ایک عدد سلائی مشین = -/۴۰۰ روپے
کل میزان = ۲۸۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ: حمیدہ مقبول زوجہ سید مقبول احمد صاحب محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: حکیم عبدالرحمن شاہ موصی ۱۹۴۰۴ ربوہ
گواہ شد: سید مقبول احمد موصی ۱۹۲۷۷

مسل نمبر ۲۰۸۳۸

میں خدیجہ بیگم زوجہ چوہدری لعل دین صاحب قوم گوجر جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان ۳ ۱/۵۳ رانا گلی کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۳/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

(۱) مکان نمبر ۱۸/۲ ۲۱ شارع ذاکر بازار کوئٹہ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے
(۲) کان کے کانٹے طلائی وزن ایک تولہ مالیتی -/۱۸۰ "
(۳) حق مہر مبلغ -/۵۰۰
کل میزان: -/۵۶۸۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۱۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ: خدیجہ بیگم زوجہ لعل دین صاحب مکان ۳ ۱/۵۳ رانا گلی کوئٹہ۔ گواہ شد: سمیع اللہ مکان نمبر ۳ ۱/۵۳ کوئٹہ۔ گواہ شد: میاں بشیر احمد صدر موصیاں ۲۸/۲۹ ۔ ۲ مری کسٹن روڈ۔ کوئٹہ ۸ ۳/۷۲ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام یہ چاہتا ہے کہ ہر مسلمان اپنے اعتقادات کی بنیاد دلائل و شواہد پر رکھے

جو قوم کسی بات کو بے دلیل مان لیتی ہے وہ کبھی برکت حاصل نہیں کر سکتی

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"اسلام یہ چاہتا ہے کہ ہر مسلمان دلائل اور شواہد کی بناء پر اپنے تمام اعتقادات رکھے۔ چنانچہ قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی دعویٰ بیان ہوا ہے کہ میں اور میرے متبع دلائل سے اسلام کو مانتے ہیں۔ اگر تم اپنی باتوں پر بے دلیل قائم ہو۔ اور جو قوم کسی بات کو بے دلیل مان لیتی ہے وہ کبھی برکت حاصل نہیں کر سکتی۔ برکت اسی کو حاصل ہوتی ہے جو با دلیل مانے، چاہے وہ سچے مذہب میں ہی کیوں شامل نہ ہو۔ اگر ایک مسلمان اس لئے نمازیں پڑھتا ہے۔ کہ اس نے اپنے ماں باپ کو ہمیشہ نمازیں پڑھتے دیکھا۔ اگر ایک مسلمان اس لئے روزے رکھتا ہے کہ اس نے اپنے ماں باپ اور اپنی قوم کے افراد کو روزے رکھتے دیکھا۔ اگر ایک مسلمان اس لئے زکوٰۃ دیتا ہے کہ اس کی قوم زکوٰۃ دیتی ہے۔ اور اگر ایک مسلمان اس لئے حج کرتا ہے کہ اور لوگوں کو بھی وہ حج کرتے دیکھتا ہے تو قیامت کے دن اس کی توحید اس کی نمازیں اس کے روزے اس کی زکوٰۃ اور اس کا حج اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے۔ بلکہ خدا کہے گا کہ بے شک تم نے توحید کے عقیدہ پر ایمان رکھا مگر میں اس کا ثواب تمہارے ماں باپ کو دوں گا۔ جنہوں نے دلائل سے میری وحدانیت پر ایمان رکھا تھا۔ اسی طرح بے شک تم نے نمازیں بھی پڑھیں۔ تم نے روزے بھی رکھے۔ تم نے زکوٰۃ بھی دی، تم نے حج بھی کیا۔ مگر چونکہ یہ تمام اعمال تم نے دوسروں کو دیکھ کر کئے اور خود ان اعمال کی حقیقت اور حکمت کو نہ سمجھا۔ اس لئے جو لوگ نمازیں سمجھ کر پڑھا کرتے تھے، روزے سمجھ کر رکھا کرتے تھے، زکوٰۃ سمجھ کر دیا کرتے تھے اور حج سمجھ کر کیا کرتے تھے۔ میں ان تمام نیکیوں کا ثواب ان کو دوں گا نہ کہ تمہیں۔ اسی طرح ہر نیکی کا ثواب ملا جائے گا۔ اور وہ ان لوگوں کو دیا جائے گا جنہوں نے سوچ سمجھ کر نیکیاں کی ہوں گی۔

پس یہ طریق بڑا خطرناک ہے۔ جو قوموں کو تباہ و برباد کر دینے والا ہے اور یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے جس کو جلد سے جلد دور کرنا چاہیئے۔ بے شک ایسی باتیں جن سے فتنہ پیدا ہونے کا امکان ہو ان سے روکنا ہمارے لئے ضروری ہوتا ہے مگر لٹریچر ایسی چیز نہیں کہ اس کے پڑھنے سے کسی کو روکا جا سکے بلکہ میں تو کہوں گا کہ ہماری جماعت کے افراد میں سے جن کو بھی فرصت ہو وہ مخالفین کے لٹریچر کو ضرور پڑھیں۔ ہاں ہمارا یہ مطالبہ ہر وقت رہے گا کہ وہ صرف مخالفانہ لٹریچر کو ہی نہ پڑھیں بلکہ اپنے لٹریچر کو بھی بار بار پڑھیں۔ پس میں دوسروں کے اشتہارات یا پمفلٹ یا کتب پڑھنے سے منع نہیں کرتا بلکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم عیسائیوں کی کتابیں بھی پڑھو۔ تم یہودیوں کی کتابیں بھی پڑھو۔ تم آریوں کی کتابیں بھی پڑھو۔ اور جتنی تمہیں فرصت ہو اس کے مطابق ان کے لٹریچر کا مطالعہ جاری رکھو۔ یہ مطالعہ تمہارے لئے مضر نہیں بلکہ مفید ہے۔ اور جتنا زیادہ یہ مطالعہ بڑھے گا اتنا ہی تمہارا ایمان بھی مضبوط ہوگا۔ اور دوسروں کے حملوں سے تم محفوظ رہو گے کیونکہ تم جانتے ہو گے کہ تمہارا مخالف کیا کہتا ہے اور تمہارے پاس اس کا کیا جواب ہے"

(مشعل راہ صفحہ ۲۵۵ تا ۲۵۷)

تصحیح

الفضل ۹ رجون (۹ رجون) کے صفحہ ۵ کے مضمون کے آخری کالم میں محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم کے چند اشعار درج ہوئے ہیں۔ ساتویں شعر میں سہو کتابت سے غلطی ہو گئی ہے۔ اصل شعر یوں ہے:

تھی مجھے دنیا سے دلچسپی اگر بے حساب
پر لغو کشش عیش سے کوری رہی میری کتاب

قارئین تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۲۰ رجون۔ بھارت کی مسلح فوجوں کی طرف سے کشمیر، سیالکوٹ سیکٹر میں بالخصوص اور دیگر سرحدی علاقوں میں بالعموم جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی کرنے میں جو شدت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ پاکستان نے اس پر بھارتی حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے اور اقوام متحدہ میں اپنے نمائندے کو بھی ہدایت کی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور سلامتی کونسل کے ممبروں کو اس سے مطلع کرے۔

ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ اس ماہ کی ۶ تاریخ سے ۱۲ تاریخ تک بھارت کی طرف سے ۱۴ مرتبہ جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی کی گئی۔ بھارتی فوج آزاد کشمیر کے علاقہ میں متعدد مرتبہ گھس آئی میرپور اور کوٹلی کے نواح میں اس کی فائرنگ کی وجہ سے ۳ پاکستانی شہید اور ۱۳ زخمی ہوئے اس سلسلہ میں جو مراسلہ سوئٹزرلینڈ کے سفارتی نمائندے کے ذریعہ بھارت کو پہنچایا گیا ہے اس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس صورت حال کو روکنے کے لئے بھارت فوری اقدام کرے۔

★ راولپنڈی ۲۰ رجون۔ جنگی قیدیوں کی بھلائی کی کمیٹی کے چیئرمین نے بتایا ہے کہ قیدیوں کی فلاح و بہبود کے لئے متعدد اقدام کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کم و بیش ۹۰ ہزار پاکستانی جنگی قیدی بھارت کے ۵۰ مختلف کیمپوں میں رکھے گئے ہیں ان میں سے ۶۶ ہزار کی تصدیق اس وقت تک بھارت سے موصول ہوئی ہے۔ ۱۷۰ زخمی اور بیمار قیدی آئندہ ہفتہ کے روز پاکستان پہنچیں گے۔

★ مری ۲۰ رجون۔ صدر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ وہ شان زدہ کاغذ پر انگوٹھا لگانے کے لئے ہندوستان نہیں جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ ہندوستانی حکومت کا نقطہ نظر سنیں گے پاکستانی عوام کا نقطہ نظر اس کے سامنے پیش کریں گے۔ انہوں نے کہا میں وطن واپس آکر منتخب نمائندوں کی وساطت سے عوام کو اعتماد میں لوں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں جو بھی فیصلہ کروں گا وہ عوام کا فیصلہ ہوگا۔

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا چونواں سالانہ جلسہ

یہ جلسہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۹ جولائی بروز اتوار منعقد ہوگا۔ لاہور اور ضلع شیخوپورہ کے احباب جماعت سے خصوصاً درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

قیام و طعام کا بندوبست بذمہ جماعت احمدیہ شاہ مسکین ہوگا۔ شاہ مسکین پہنچنے کے لئے منڈی شیخ آباد میں (المعروف دھور کے منڈی) بس سے اترنا پڑتا ہے۔ جو لاہور سے ۲۷ میل دور لاہور جڑانوالہ روڈ پر واقع ہے۔ لاہور سے ایک طرف کا کرایہ پندرہ آنے ہے۔ منڈی شیخ آباد سے شاہ مسکین قریباً ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر مشرق کی طرف واقع ہے۔

سید مبارک احمد شاہ
سیکرٹری جماعت احمدیہ شاہ مسکین

ولادت

میرے بھانجے عزیز محمد نعیم مینیجر نیشنل بنک چونیاں کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۵ رجون کو دو بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ مولود مکرم قاضی عبدالمجید خان صاحب مرحوم کا نواسہ اور ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ آف ساہیوال کا پوتا ہے۔

(امۃ الغنی اہلیہ شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم ربوہ)

درخواست دعا۔ میری لڑکی رشیدہ ناصرہ کا میو ہسپتال میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے۔ بہت کمزور ہو چکی ہے اس کی صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری نصیر الدین چوبرجی لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷